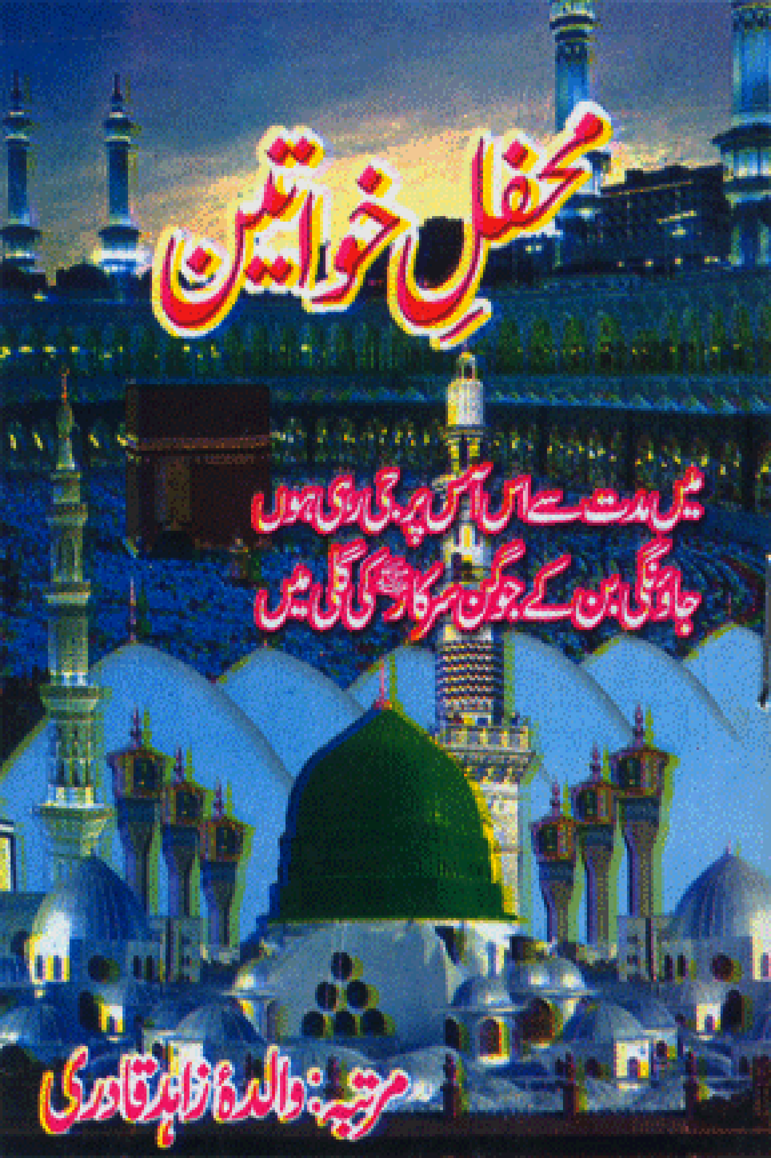

محفلِ خواتین

میں مدت سے اس آس پہ جی رہی ہوں
جاؤنگی بن کے جوگن سرکار ﷺ کی گلی میں

مرتبہ: والدۂ زاہد قادری

گل از رخت آموختہ

(مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

گل از رخت آموختہ نازک بدنی را بدنی را
بلبل زتو آموختہ شیریں سخنی را سخنی را

ہر کس کہ لب لعل ترا دیدہ بہ دل گفت
حقا کہ چہ خوش کندہ عقیق یمنی را یمنی را

خیاط ازل دوختہ ہر قامت زیبا
در قد توایں جامہ سر و چمنی را چمنی را

از جامی بے چارا رسا نید سلامے
بر درگہ دربار رسول مدنی را مدنی را

بگڑی کے بنانے والے

(محترمہ شفق العطاری)

میرے آقا تو ہیں بگڑی کے بنانے والے
میری سوئی ہوئی قسمت کے جگانے والے

دونوں عالم میں وہ بنتے ہیں خدا کے محبوب
سرورِ دیں کا ہیں میلاد منانے والے

گرمیِ حشر سے گھبراتے ہو کیوں تشنہ لبو!
جامِ کوثر کے ہیں سرکار پلانے والے

ذکرِ سرکار میں ہوتی ہے بسر جن کی حیات
گھر تو اپنے ہیں وہی خلد میں پانے والے

دولتِ ہر دو جہاں پاتے ہیں لاریب شفق
کوچۂ سرورِ کونین میں جانے والے

ڈالو ڈالو نبی پر پھولوں کے ہار

ڈالو ڈالو نبی پر پھولوں کے ہار
بھیجو بھیجو نبی پر درودوں کے ہار
صلِّ علیٰ سبحان اللہ ، صلِّ علیٰ سبحان اللہ

چلئے چلئے میرے آقا ہوکر سوار
آج تم کو بلاتا ہے پروردگار
صلِّ علیٰ سبحان اللہ ، صلِّ علیٰ سبحان اللہ

عرشِ اعظم پہ ہے آپ کا اِنتظار
عرش سے فرش تک ہیں سبھی بیقرار
صلِّ علیٰ سبحان اللہ ، صلِّ علیٰ سبحان اللہ

جاؤں گی بن کے جوگن

(حافظ)

جاؤں گی بن کے جوگن سرکار کی گلی میں
واروں گی اپنا تن من سرکار کی گلی میں

جو بھی گیا سوالی لوٹا کبھی نہ خالی
بھرتے ہیں سب کے دامن سرکار کی گلی میں

میں طالب مدینہ میں عاشقِ نبی ہوں
میرا تو ہے نشیمن سرکار کی گلی میں

تن پہ سجا کے گہنے توصیفِ مصطفٰے کے
جاؤں گی بن کے جوگن سرکار کی گلی میں

اُٹھو خزاں کے مارو آؤ چلیں مدینے
مہکیں کرم کے گلشن سرکار کی گلی میں

کیا پوچھتے ہو منظر سرکار کی گلی میں
ہے ذرّہ ذرّہ روشن سرکار کی گلی میں

حافظؔ مدینے جاکر واپس کبھی نہ آؤں
بن جائے میرا مدفن سرکار کی گلی میں

میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

(راحت آرا سہیل)

خدا کب بلا لے مجھے اپنے در پہ
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں
کبھی تو سنے گا دعائیں وہ میری
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

مرے سامنے ہو وہ کعبے کی چوکھٹ
وہ رُکنِ یمانی وہ میزابِ رحمت
میں صحنِ حرم میں کروں جا کے سجدے
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

خدا نے اُتارا جسے آسماں سے
جب کیا نصب تھا جس کو پیغمبروں نے
اُسی حجرِ اسود کا بوسہ میں لے لوں
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

وہ شہرِ حرم وہ مدینے کی گلیاں
وہ عرفات کا دِن منیٰ کی وہ راتیں
میسر کبھی ہوں مجھے سارے جلوے
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

نہیں ہے بھروسہ کوئی زندگی کا
اسی کو خبر ہے وہ سب جانتا ہے
بلا لے گا مجھ کو وہ مرنے سے پہلے
میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

نعت لکھتی ہوں رسولِ پاک کی

(آنسہ شاہین وارثی)

نعت لکھتی ہوں رسولِ پاک کی
سرورِ دیں صاحبِ لولاک کی

بات سرکارِ دو عالم کی ہو جب
کاٹ دیجئے ڈوریاں اوراک کی

جب سے ہوں میں زیرِ دامانِ حضور
تھم گئیں ہیں گردشیں افلاک کی

آپ کا نقشِ کفِ پا مل گیا
کیا ضرورت قیمتی پوشاک کی

اب مدینے میں طلب فرمایئے
لاج رکھ لیجئے دلِ غمناک کی

آپ کا احسان ہے کہ آپ نے
سر زمینِ دل بتوں سے پاک کی

فخر ہے سرکار کی شاہینؔ ہوں میں
اک ثناء خواں ہوں شہِ لولاک کی

نبی کے عشق سے گر دل مرا آباد

(محترمہ لبنیٰ غزل)

نبی کے عشق سے گر دل مرا آباد ہوجائے
تو کیوں نہ پھر غمِ دنیا سے یہ آزاد ہوجائے

خدایا آرزوئے دِل کبھی میری یہ رنگ لائے
میں قیدی اور مدینے کی گلی صیاد ہوجائے

لٹادوں اپنی جان و دِل محمد کے غلاموں پہ
فقط اِک بار گر سرکار کا اِرشاد ہوجائے

نگاہوں میں رہے ہر دم مری بس گنبدِ خضریٰ
نہیں خواہش کوئی پوری جو یہ فریاد ہوجائے

مدینے کی فضاؤں میں گزاروں آخری لمحے
غزلؔ مرنے سے پہلے کاش یہ دِل شاد ہوجائے

میں کیسے مدینے جاؤں گی

(محترمہ معینہ خاتون)

ہر وقت دعائیں کرتی ہوں نہ جیتی ہوں نہ مرتی ہوں
کیوں دُور مدینے سے رہتی ہوں بس رو رو کر یہ کہتی ہوں

اے میرے خدا اتنا تو بتا میں کیسے مدینے جاؤں گی
نہ زر ہے نہ پر، ارماں ہے بڑا میں کیسے مدینے جاؤں گی

کیا تجھ کو یہ منظور نہیں میں شہرِ مدینہ آ کے رہوں
پھر کیسے ہو سامنے روضہ تیرا میں کیسے مدینے جاؤں گی

ہے سر پہ گناہوں کا بوجھ میرے پر رحمت سے مایوس نہیں
اب رحم تو کر اے میرے اللہ میں کیسے مدینے جاؤں گی

ہاں عشق اگرچہ ہے مجھ کو اور سچی محبت ہے ان سے
اور صادق ہے میرا جذبہ میں کیسے مدینے جاؤں گی

نہ آنکھ معینہؔ کی پُرنم نہ ہوک سی اٹھتی ہے دل میں
پر روح میری دیتی ہے صدا میں کیسے مدینے جاؤں گی

سنہری جالیوں والے

مکینِ گنبدِ خضراء سنہری جالیوں والے
دکھا دیجئے مجھے روضہ سنہری جالیوں والے

سنہری جالیاں دِکھلا سنہری جالیوں والے
سکوں پائے گا دِل میرا سنہری جالیوں والے

جگادو بختِ خوابیدہ سنہری جالیوں والے
تڑپتا آؤں میں طیبہ سنہری جالیوں والے

مدینے کی فضاؤں میں مجھے خضراء کی چھاؤں میں
بلا بھی لو کبھی آقا سنہری جالیوں والے

کوئی دولت کا طالب ہے کوئی شہرت کا طالب ہے
میں ہوں طالب فقط تیرا سنہری جالیوں والے

عطا کردو مجھے اپنی غلامی کی سند آقا
یہی ہے میرا سرمایہ سنہری جالیوں والے

تمہیں دے کر خدا نے کنجیاں اپنے خزانوں کی
بنایا مالک و مولا سنہری جالیوں والے

خدا کے بعد تو بہتر سبھی سے ہے مرے دلبر
نہیں ثانی کوئی تیرا سنہری جالیوں والے

بہت عرصہ ہوا آقا یہی حسرت لئے دل میں
کہ میں کب در پہ آؤں گا سنہری جالیوں والے

تمہاری یاد میں تڑپوں تمہارے عشق میں مچلوں
بنالو اپنا دِیوانہ سنہری جالیوں والے

گناہگاروں سیارہ کاروں خطاکاروں نکموں کو
نبھاتے ہو تمہیں آقا سنہری جالیوں والے

بھلا ہوں تو تمہارا ہوں برا ہوں تو تمہارا ہوں
مجھے بھی تم نبھالینا سنہری جالیوں والے

خدارا جانکنی کے وقت تم تشریف لے آنا
دِکھانا جلوۂ زیبا سنہری جالیوں والے

غموں نے گھیر رکھا ہے کرم ہو غمگسار آقا
مٹانا غم سبھی مولا سنہری جالیوں والے

اوڑھے نور کی چادر

(صادق)

اوڑھے نور کی چادر محمد مصطفیٰ آئے
بن کے دکھیوں کے رہبر محمد مصطفیٰ آئے

میرے آقا کی آمد پہ بہاروں نے بھی مسکایا
اور ان سے رحمت برسیں ہر اک دل کو سکوں آیا
وہ دیکھو اللہ کے پیغمبر محمد مصطفیٰ آئے

وہ ہم جیسے گناہگاروں کو بخشانے کو آئیں گے
حشر میں بھی ہمیں اپنا رُخِ زیبا دکھائیں گے
ہمارا آسرا بن کر محمد مصطفیٰ آئے

خالی جھولی ہے صادق کی ذرا رحمت سے بھر دینا
میری اُمت کی مولا سب خطائیں معاف کردینا
یہ عرض اللہ سے کرکے محمد مصطفیٰ آئے

خدا کی عظمتیں کیا ھیں

(سیّد ناصر چشتی)

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفٰے جانے
مقامِ مصطفٰے کیا ہے محمد کا خدا جانے

صدا کرنا میرے بس میں تھا میں نے تو صدا کردی
وہ کیا دیں گے میں کیا لوں گا سخی جانے گدا جانے

مریضِ مصطفٰے ہوں میں طبیبو چھیڑو نہ مجھ کو
مدینے مجھ کو پہنچادو تو پھر دارالشفا جانے

میری مٹی مدینے پاک کی راہ میں بچھا دینا
کہاں لے جائیگی اس کو مدینے کی ہوا جانے

مدینے پاک کی تم مانگتے رہنا دعا یارو
اثر ہوگا نہیں ہوگا نبی جانے دعا جانے

ہمیں تو سرخرو ہونا ہے آقا کی نگاہوں میں
زمانے کا ہے کیا ناصؔر بھلا جانے برا جانے

مل گئے جب نبی

مل گئے جب نبی اور کیا چاہیئے
اس سے بڑھ کر خوشی اور کیا چاہیئے

حمد ربّ کی کروں نعت آقا پڑھوں
گزرے یوں زندگی اور کیا چاہیئے

مجھ پہ زاہد مرے ربّ غفار کا
ہے کرم ہر گھڑی اور کیا چاہیئے

ہے یہی آرزو ہے یہی التجا

ہے یہی آرزو ہے یہی التجا
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ
میرے ہونٹوں پہ جاری رہے اے خدا
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

ربّ ہر دو جہاں مجھ پہ بھی ہو کرم
میں بھی دیکھوں مدینے کی گلیاں کبھی
ہے جہاں جلوۂ نورِ شمس الضحیٰ
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

وہ چراغ حرم جس کے انوار سے
دونوں عالم کی تاریکیاں مٹ گئیں
صاحب تاج و معراج خیرالوریٰ
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

میں گناہگار ہوں اس کا اِقرار ہے
داغ عصیاں کے دھونے کہاں جاؤں میں
سبز گنبد اِلٰہی در مجتبیٰ
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

آپ نے در پہ بلایا

(محترمہ بشریٰ عامر)

آپ نے در پہ بلایا یا نبی صد شکریہ
در پہ میں نے سر جھکایا یا نبی صد شکریہ

ہر دعا کے بعد میں نے بس پکارا آپ کو
آپ ہی نے بخشوایا یا نبی صد شکریہ

زِندگی ہے میری تو منسوب در سے آپ کے
حق ہے کیا ہم کو بتایا یا نبی صد شکریہ

آپ کے آنے سے پھیلی چار سو ہیں روشنی
رحمتوں کا ابر چھایا یا نبی صد شکریہ

زندگی کے وہ ہی لمحے بس ہیں میری زندگی
روضۂ اقدس دکھایا یا نبی صد شکریہ

جوگن کی جھولی بھردے

جوگن کی جھولی بھردے آقا مدینے والے
آئی ہوں تیرے در پہ آقا مدینے والے

دنیا کو مل رہا ہے مولا علی کا صدقہ
اس در سے بٹ رہا ہے آلِ نبی کا صدقہ
مل جائے آقا مجھ کو بنتِ علی کا صدقہ
اب لاج رکھ ہماری آقا مدینے والے

جو چاہو سو کرو تم سرکارِ دو جہاں ہو
جو چاہے جس کو دیدو غم خوارِ ہر مکاں ہو
معراج والے آقا مہمانِ لا مکاں ہو
محشر میں لاج ہماری رکھ لو آقا مدینے والے

رو رو کے کر رہی ہوں فریاد جانِ عالم
کردیجئے خدارا امداد جانِ عالم
ہے کون بحرِ غم سے آکر مجھے نکالے
آئی ہوں تیرے در پہ آقا مدینے والے

دونوں جہاں کے داتا بنتی سنو ہماری
دکھیا کی لاج رکھ لو داسی ہوں میں تمہاری
بیٹھی ہوں کب سے در پہ میں اپنا دل سنبھالے
آئی ہوں تیرے در پہ آقا مدینے والے

دنیا نے جب ستایا قدموں میں تیرے آئی
جو دِل میں تھی تمنا وہ آج میں نے پائی
محبوبِ ربّ کے در پہ دیتی ہوں میں دہائی
اس جنّت البقیع میں جوگن بھی گھر بنالے

آنے والو یہ تو بتاؤ

(عشرت گودھروی)

آنے والو یہ تو بتاؤ شہرِ مدینہ کیسا ہے
سر ان کے قدموں میں رکھ کر جھک کر جینا کیسا ہے

گنبدِ خضراء کے سائے میں بیٹھ کے تم تو آئے ہو
اس سائے میں ربّ کے آگے سجدہ کرنا کیسا ہے

دل آنکھیں اور روح تمہاری لگتی ہے سیراب مجھے
در پہ ان کے بیٹھ کے آبِ زم زم پینا کیسا ہے

دیوانوں آنکھوں سے تمہاری اتنا پوچھ تو لینے دو
وقتِ دعا روضے پہ ان کے آنسو بہانا کیسا ہے

وقتِ رُخصت دِل کو اپنے چھوڑ وہاں تم آئے ہو
یہ بتلاؤ عشرتؔ ان کے در سے بچھڑنا کیسا ہے

سوئے طیبہ جانے والو

(عشرت گودھروی)

سوئے طیبہ جانے والو مجھے چھوڑ کر نہ جانا
میری آنکھوں کو دِکھا دو شہِ دیں کا آستانہ

ہیں وہ جالیاں سنہری مری حسرتوں کا محور
وہ سہارا مجھ کو دیں گے جو ہیں آمنہ کے دلبر
مجھے پہنچ کر مدینے نہیں لوٹ کر ہے آنا

میں تڑپ رہا ہوں تنہا میری بے بسی تو دیکھو
میں اسیرِ رنج و غم ہوں مری بے کلی تو دیکھو
ذرا روضۂ نبی کا مجھے راستہ دِکھانا

درِ مصطفٰے پہ میری جب حاضری لگے گی
مجھے پھر کرم سے ان کے نئی زِندگی ملے گی
میرے لب پہ رات دِن ہو شہِ بطحہ کا ترانہ

کوئی کل کے ایک پل کا نہیں کچھ بھی ہے بھروسہ
مجھے ہمسفر بنالو کہیں رہ نہ جاؤں پیاسا
درِ مصطفٰے ہے عشرتؔ مرا آخری ٹھکانہ

صلِّ علیٰ پکارو، سرکار آرہے ھیں

صلِّ علیٰ پکارو سرکار آرہے ہیں
اُٹھو اے بے سہارو سرکار آرہے ہیں

آجاؤ بے قرارو سرکار آرہے ہیں
سب جھوم کر پکارو سرکار آرہے ہیں

مولود کی گھڑی ہے چلو آمنہ کے گھر پہ
اے خلد کی بہارو سرکار آرہے ہیں

جو مانگنا ہے مانگو جو لینا ہے سو لے لو
دنیا کے تاجدارو سرکار آرہے ہیں

سرکارِ دو جہاں کی تعظیم لازمی ہے
جھک جاؤ چاند تارو سرکار آرہے ہیں

رحمت کے در کھلے ہیں رحمت برس رہی ہے
کیا غم ہے غم کے مارو سرکار آرہے ہیں

کوئی مثلِ مصطفےٰ کا کبھی تھا نہ

(صبیح رحمانی)

کوئی مثل مصطفےٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

انہیں خلق کرکے نازاں ہوا خود ہی دستِ قدرت
کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

کسی وہم نے صدا دی کوئی آپ کا مماثل
تو یقیں پکار اُٹھا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

مرے طاق جاں میں نسبت کے چراغ جل رہے ہیں
مجھے خوف تیرگی کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

مرے دامن طلب کو ہے انہی کے در سے نسبت
کہیں اور سے یہ رشتہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

سر حشر ان کی رحمت کا صبیحؔ میں ہوں طالب
مجھے کچھ عمل کا دعویٰ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

آئے سرکارِ مدینہ لائے انوارِ مدینہ

(صہبا اختر)

آئے سرکارِ مدینہ لائے انوارِ مدینہ
ہیں قدم بوسِ رسالت گل و گلزارِ مدینہ
کندنی رنگ ہے گہرا ہے لباس آج سنہرا
چاندنی رات نے پہنا طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

لوگو! آواز دو سب کو دیکھ لو اس عاشق رب کو
روشنی غارِ حرا کی مل گئی پردہ شب کو
بارش انجم و قمر ہے آج سے حکم سحر ہے
رات کو رات نہ کہنا طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

ہاشمی و مطلبی ہیں فخر اُمی و ابی ہیں
آپ ہی حق کے نبی ہیں دافعِ تیرہ شبی ہیں
مژدہ ہو نوعِ بشر کو اب تمنائے سحر کو
کشتۂ شب نہیں رہنا طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

دِل نے پائی ہیں مرادیں ان کی راہوں کو سجادیں
گل بچھائے ہیں صباء نے آؤ ہم آنکھیں بچھادیں
چاند اُبھرا ہے لئے آج من ثنیات الوداع آج
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

جشن آمد رسول اللہ ھی اللہ

(عابد بریلوی)

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہ کے پھول اللہ ہی اللہ

جب کہ سرکار تشریف لانے لگے حور و غلماں بھی خوشیاں منانے لگے
ہر طرف نور کی روشنی چھاگئی مصطفٰے کیا ملے زِندگی مل گئی
اے حلیمہ تیری گود میں آگئے دونوں عالم کے رسول اللہ ہی اللہ

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ

چہرۂ مصطفٰے جب کہ دیکھا گیا چھپ گئے تارے اور چاند شرما گیا
آمنہ دیکھ کر مسکرانے لگیں حوا مریم بھی خوشیاں منانے لگیں
آمنہ بی بی سب سے یہ کہنے لگیں دعا ہوگئی قبول اللہ ہی اللہ

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ

شادیانے خوشی کے بجائے گئے شادی کے نغمے ہر سو سنائے گئے
ہر طرف شور صلِ علٰی ہوگیا آج پیدا حبیبِ خدا ہوگیا
پھر تو جبرئیل نے بھی یہ اعلان کیا یہ خدا کے ہیں رسول اللہ ہی اللہ

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ

ان کا سایہ زمین پر نہ پایا گیا نور سے نور دیکھو جدا نہ ہوا
ہم کو عابؔد نبی پر بڑا ناز ہے کیا بھلا میرے آقا کا انداز ہے
جس نے رُخ پر ملی وہ شفا پاگیا خاکِ طیبہ تیری دھول اللہ ہی اللہ

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ

مصطفیٰ نے مجھے جنّتی کردیا

(عبدالستار نیازی)

اس کرم کا کروں شکر کیسے ادا جو کرم مجھ پہ میرے نبی نے کیا
میں سجاتا ہوں سرکار کی محفلیں مجھ کو ہر غم سے ربّ نے بری کردیا

ذکرِ سرکار کی ہیں بڑی برکتیں مل گئیں راحتیں، عظمتیں، رفعتیں
میں خطاکار تھا بے عمل تھا مگر مصطفیٰ نے مجھے جنّتی کردیا

جو بھی آیا ہے محفل میں سرکار کی حاضری مل گئی اس کو دربار کی
وہ ہی صدّیق و فاروق و عثماں ہوئے اور کسی کو نبی نے علی کردیا

لمحہ لمحہ ہے مجھ پہ نبی کی عطا دوستو اور مانگوں میں مولا سے کیا
کیا یہ کم ہے کہ میرے خدا نے مجھے اپنے محبوب کا اُمّتی کردیا

میرے شاہِ مدینہ کی کیا بات ہے اُن کے در سے ملی سب کو خیرات ہے
صدقے جاؤں نیازیؔ لجپال کے ہر گدا کو سخی نے سخی کردیا

پارے پارے پہ لکھا ھے

(انور فرخ آبادی)

پارے پارے پہ لکھا ہے پیارے آقا کا نام
پیارے آقا محمد پہ لاکھوں سلام

یاخدا ہم غریبوں کی فریاد سن — بے کسوں بدنصیبوں کی فریاد سن
طیبہ والے محمد کی اُمت ہیں ہم — سچ تو یہ ہے کہ تیری امانت ہیں ہم
پھر بھی دنیا میں کوئی ہمارا نہیں — ہم غریبوں کا کوئی سہارا نہیں
کیوں ستاتا ہے ظالم زمانہ ہمیں — کوئی آساں نہیں ہے مٹانا ہمیں

ہے ہماری زباں پہ محمد کا نام
پیارے آقا محمد پہ لاکھوں سلام

دل میں اُمڈا ہوا غم کا طوفان ہے — پھر بھی غفلت میں ہر اِک مسلمان ہے
کس لئے اپنی دولت پہ پھولا ہے تو — طیبہ والے محمد کو بھولا ہے تو
ہائے کیا ہوگیا تیرے ایمان کو — طاق پر رکھ دیا تو نے قرآن کو
دِل میں کیا تیرے آقا کی اُلفت نہیں — تجھ کو مسجد میں جانے کی فرصت نہیں
دین و ایماں سے منہ موڑ بیٹھا ہے تو — ذکرِ مولا کو کیوں چھوڑ بیٹھا ہے تو

پھر بھی ہے تیرے لب پہ یہی صبح و شام
پیارے آقا محمد پہ لاکھوں سلام

خیر و برکت کا سامان لائے نبی — انتہا یہ ہے کہ قرآن لائے نبی
بے سہاروں کو انورؔ سہارا ملا — مرحبا ڈوبتوں کو کنارا ملا
جس کو سرکار کا آسرا مل گیا — یہ سمجھ لو کہ اس کو خدا مل گیا
لب جو کھولے محمد نے تقریر کو — توڑ ڈالا غلامی کی زنجیر کو

ہوگئے دم میں آزاد سارے غلام
پیارے آقا محمد پہ لاکھوں سلام

سرکار چلے آؤ

(علیم الدین علیم)

سرکار چلے آؤ سرکار چلے آؤ
ویرانۂ دل آ کر سرکار سجا جاؤ

اے کاش دمِ آخر تشریف وہ لے آئیں
فرمائیں کہ دیوانو! قدموں سے لپٹ جاؤ

طیبہ میں بلالو نا بے چین ہیں دیوانے
سرکار غلاموں کو اتنا تو نہ تڑپاؤ

دامن میں چھپالیں گے سرکار سرِ محشر
اے شمعِ رسالت کے پروانو! نہ گھبراؤ

ملحوظ ادب رکھنا گستاخی نہ ہوجائے
جس وقت علیمؔ ان کے دربار میں تم جاؤ

آج محمد آئے مورے گھر

(قمر انجم)

دائی حلیمہ کہتی تھیں گھر گھر آج محمد آئے مورے گھر
آج محمد آئے مورے گھر آج محمد آئے مورے گھر

آمنہ بی کا راج دلارا کتنا انوکھا کیسا پیارا
چاند اُتر آیا ہے زمیں پر آج محمد آئے مورے گھر

آؤ ہم سب مل کر گائیں اپنے پیا کا جشن منائیں
صلِ علیٰ کی دھوم ہے گھر گھر آج محمد آئے مورے گھر

آنکھوں میں مازاغ کا سرمہ سر پہ تاج ورفعنا لک
حسنِ مجسم اللہ اکبر آج محمد آئے مورے گھر

خوشیاں مناؤں گھر کو سجاؤں اپنے نبی کے گیت میں گاؤں
تن من واروں ان کے چرن پر آج محمد آئے مورے گھر

دوش پہ یوں گیسو لہرائے بھینی بھینی خوشبو آئے
رنگ و نکہت سارا منظر آج محمد آئے مورے گھر

انجم بے کس آپ کا منگتا بھیک عطا ہو جگ کے داتا
بوند ہوں میں اور آپ سمندر آج محمد آئے مورے گھر

میں لب کشا نہیں ہوں

(اقبال عظیم)

میں لب کشا نہیں ہوں میں محوِ التجا ہوں
میں محفلِ حرم کے آداب جانتا ہوں

جو ہیں خدا کے پیارے میں ان کو چاہتا ہوں
ان کو اگر نہ چاہوں تو اور کس کو چاہوں

ایسا کوئی مسافر شاید کہیں نہ ہوگا
دیکھے بغیر اپنی منزل سے آشنا ہوں

کوئی تو آنکھ والا گزرے گا اس طرف سے
طیبہ کے راستے میں میں منتظر کھڑا ہوں

یہ روشنی سی کیا ہے خوشبو کہاں سے آئی
شاید میں چلتے چلتے روضے تک آگیا ہوں

طیبہ کے سب گدا گر پہچانتے ہیں مجھ کو
مجھ کو خبر نہیں تھی میں اس قدر بڑا ہوں

دوری و حاضری میں اک بات مشترک ہے
کچھ خواب دیکھتا تھا کچھ خواب دیکھتا ہوں

صد شکر اک تسلسل قائم ہے زندگی میں
اک نعت کہہ چکا ہوں اک نعت کہہ رہا ہوں

اب دے رہی ہیں آنکھیں دو ہرا سہارا مجھ کو
منزل بھی سامنے ہے اور روبرو کھڑا ہوں

اقبالؔ مجھ کو اب بھی محسوس ہو رہا ہے
روضے کے سامنے ہوں اور نعت پڑھ رہا ہوں

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی

(اقبال عظیم)

کیا خبر کیا سزا مجھ کو ملتی میرے آقا نے عزّت بچالی
فردِ عصیاں میری مجھ سے لے کر مجھ پہ رحمت کی چادر ہے ڈالی

وہ عطا پہ عطا کرنے والے اور ہم بھی نہیں ٹلنے والے
جیسی چوکھٹ ہے ویسے بھکاری جیسا داتا ہے ویسے سوالی

میں گدا ہوں مگر ان کے در کا وہ جو سلطانِ کون و مکاں ہیں
یہ غلامی بڑی مستند ہے میرے سر پہ ہے تاجِ بلالی

میں مدینے سے کیا آگیا ہوں زِندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سونی سونی گھر کے باہر سماں خالی خالی

میری عمرِ رواں اب ٹھہر جا اب سفر کی ضرورت نہیں ہے
ان کے قدموں میں میری جبیں ہے اور ہاتھوں میں روضے کی جالی

میں فقط نام لیوا ہوں ان کا ان کی توصیف میں کیا کروں گا
نہ تو اقبالؔ خسرو نہ سعدی میں نہ قدسی نہ جامی نہ حالی

سر محفل کرنا اتنا میری سرکار

(محمد حبیب)

سر محفل کرم اتنا میری سرکار ہوجائے
نگاہیں منتظر رہ جائیں اور دیدار ہوجائے

غلامِ مصطفےٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
نبی کے نام پہ سودا سرِ بازار ہوجائے

تصور میں تری ہر شے پہ یوں نظریں جماتا ہوں
نہ جانے کون سی شے میں ترا دیدار ہوجائے

سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو شہرِ مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہوجائے

فنا اتنا ہوجاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہوجائے

تجھے منظور ہے پردہ مجھے پاس ادب ورنہ
میں جب چاہوں جہاں چاہوں ترا دیدار ہوجائے

اگر عالم میں بے پردہ جمالِ یار ہوجائے
تو دنیا جان دینے کیلئے تیار ہوجائے

حبیبؔ اس حال سے ابتر بھی حالِ زار ہوجائے
جو ہونا ہو سو ہوجائے مگر دیدار ہوجائے

میں نعت پڑھ رہا ہوں

میں نعت پڑھ رہا ہوں سرکار کا کرم ہے
یوں محو التجا ہوں سرکار کا کرم ہے

سرکار کا گدا ہوں سرکار کا کرم ہے
سرکار پہ فدا ہوں سرکار کا کرم ہے

وہ دِن بھی کاش آئے کہتا پھروں میں سب سے
طیبہ کو جا رہا ہوں سرکار کا کرم ہے

غیروں سے توڑ ڈالے سب میں نے رِشتے ناطے
اس در پہ آ پڑا ہوں سرکار کا کرم ہے

آقا کھلا رہے ہیں آقا پلا رہے ہیں
ٹکڑوں پہ پل رہا ہوں سرکار کا کرم ہے

کیسا کرم کیا ہے میرا رکھ لیا بھرم ہے
عطاری ہوگیا ہوں سرکار کا کرم ہے

خوش قسمتی ہے میری میلادِ مصطفےٰ کی
محفل میں آگیا ہوں سرکار کا کرم ہے

مجھ پر جو ہو رہی ہیں عطاؤں پر عطائیں
بس میں یہ جانتا ہوں سرکار کا کرم ہے

نعتِ نبی سے زاہدؔ مری مغفرت کا ساماں
ربّ کو منا رہا ہوں سرکار کا کرم ہے

پھر سعادت ملی میں مدینے چلی

(والدۂ زاہد عطاری)

پھر سعادت ملی میں مدینے چلی
آئی پیاری گھڑی میں مدینے چلی

میری قسمت کھلی میں مدینے چلی
پڑھتی نعتِ نبی میں مدینے چلی

کتنی مجبور تھی میں بہت دُور تھی
ہوگئی حاضری میں مدینے چلی

دے دو سنورِ جگر ہاں ملے چشمِ تر
مجھ کو یا سیّدی میں مدینے چلی

پورا ارماں کیا مجھ پہ احساں کیا
یا نبی یا نبی میں مدینے چلی

مجھ پہ ان کا کرم رہتا ہے دم بدم
ہر مصیبت ٹلی میں مدینے چلی

در پہ سرکار کے آنا جانا رہے
ساری ہی زِندگی میں مدینے چلی

رُوپ نہ رنگ تھا نہ کوئی ڈھنگ تھا
بات پھر بھی بنی میں مدینے چلی

دیکھ زاہؔد مِلا اِذن سرکار کا
میری خوش قسمتی میں مدینے چلی

زہے عزّت و اعتلائے محمد

صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ محمد
صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ محمد
صَلِّ عَلیٰ نبینا صَلِّ عَلیٰ محمد
صَلِّ عَلیٰ شفیعنا صَلِّ عَلیٰ محمد

زہے عزت و اعتلائے محمد
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد
صَلِّ عَلیٰ

خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رِضائے محمد
صَلِّ عَلیٰ

محمد برائے جنابِ الٰہی
جناب الٰہی برائے محمد
صَلِّ عَلیٰ

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد
صَلِّ عَلیٰ

رضاؔ پل سے اب وَجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صدائے محمد
صَلِّ عَلیٰ

آپ کی نعلین کا

(تاجؔ)

یا نبی دیکھا ہے رُتبہ آپ کی نعلین کا
عرش نے چوما ہے تلوا آپ کی نعلین کا

آپ کی خدمت کا مجھ کو کاش مل جاتا شرف
باندھتا ہاتھوں سے تسمہ آپ کی نعلین کا

آپ کے قدموں کی نرمی قلب پر محسوس کی
جب بھی میں نے نقش دیکھا آپ کی نعلین کا

حشر میں جب لوگ چومیں آپ کا دستِ کرم
سب سے چھپ کر لوں میں بوسہ آپ کی نعلین کا

روزِ محشر سر پہ سورج جب سوا نیزے پہ ہو
ایک نیزے پر ہو سایہ آپ کی نعلین کا

جس سے آگے جائیں تو جل جائیں پر جبریل کے
اس سے آگے جانا دیکھا آپ کی نعلین کا

تاجؔ کیوں نہ بھیک مانگے آپ کی نعلین کا
تاجور کھاتے ہیں صدقہ آپ کی نعلین کا

تمھارا نام مصیبت میں جب لیا ھوگا

(حسنؔ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

کسی کو لیکے چلیں گے فِرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

شکستہ پا ہوں مرے حال کی خبر کر دو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دل سنائے گا
تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی
مقدّس آنکھوں سے تار اشک کا بندھا ہوگا

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنّت میں بسترا ہوگا

بختِ خوابیدہ جگانے کی

بختِ خوابیدہ جگانے کی اِجازت دیدو
اپنے دربار میں آنے کی اجازت دیدو

میرے حالات سے پل پل کی خبر ہے ان کو
کیسے کہہ دوں کہ سنانے کی اجازت دیدو

خواب میں آپ کو دیکھوں تو کہوں شاہِ زمن
سر پہ نعلین اُٹھانے کی اجازت دیدو

میرے آقا میرے مولا میرے لجپال کریم
سر کو چوکھٹ پہ جھکانے کی اجازت دیدو

ایک پھیرے سے بھلا پیاس کہاں بجھتی ہے
پھر دوبارہ مجھے آنے کی اجازت دیدو

یہ حقیقت ہے تڑپ تیری ہے کمزور علیم
ورنہ کیوں کہتا کہ آنے کی اجازت دیدو

نامِ محمد صلِّ عَلیٰ آنکھوں کی ٹھنڈک

نامِ محمد صلِّ علیٰ آنکھوں کی ٹھنڈک دِل کی جِلا
آؤ ان کا ذِکر کریں جو ہیں دافعِ رنج و بلا

جن کو ان کا قرب ملا ہے بن گئے ہادی و راہنما
سب پر ان کی چشم عطا ہے واہ رے شانِ جود و سخا

دیکھ کے اپنی فردِ عمل کو عاصی جب شرمائیں گے
اُمت سے کچھ پیار ہے ایسا خود وہ کرم فرمائیں گے

محفلِ نعت کی بات نہ پوچھو شاہِ دنیٰ خود آتے ہیں
جس پر نظرِ کرم ہوجائے اس کے دن پھر جاتے ہیں

جن کو ان کا دَرد ملا ہے نام انہی کا لیتے ہیں
رحمتِ عالم خواب میں آکر اُن کو تسلی دیتے ہیں

جب کوئی مشکل پیش آئی دل نے انہیں کو پکارا ہے
انجمؔ اپنا تو یہ یقیں ہے ان کا کرم ہوجاتا ہے

سارے جگ نالوں لگدیاں چنگیاں

(محمد علی ظہوری)

سارے جگ نالوں لگدیاں چنگیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
رہیا مہک جیویں جنت دیاں گلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

اوہنا گلیاں توں تن من وایئے کریے سجدے تے شکر گزاریے
ایتھے نور دیاں سچیاں نیں ٹھلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

ابر رحمتاں دے سدا اوتھے وسدے جاندے روندے تے آوندے ہسدے
دِل ویکھنے نوں سیاں نے چلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

اینہاں گلیاں نوں جیہڑے ویکھ آوندے اوتے جنتاں نوں ہیں بھل جاندے
ترگئے جنہاں نے تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

اسیروں کے مشکل کشا

(حسنؔ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم

جو دُکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

زمانے کے دکھ دَرد کے رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم

کہے کس سے جا کر حسنؔ اپنے دِل کی
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم